بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کرن چوہدری نے یہ ناول ( محبت فرض ہے تم پہ) صرف اور صرف نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاہے۔اس ناول (محبت فرض ہے تم پہ) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine)کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے،ڈائجسٹ،سوشل میڈیا،ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ:نیوایرا میگزین

"میجر انہیں گولی کیسے لگی۔"

کرنل صاحب پریشانی سے بولے۔

"پتہ نہیں سر۔۔۔۔جو بھی تھا رشی کی جان لینے آیا تھا۔"

ارمان شدید پریشان تھا۔

"تم نے دیکھا اسے۔"

کرنل صاحب بولے۔

"نہیں سر۔"

ارمان سر ہاتھوں میں گراتے ہوئے مدھم ست لہجے میں بولا۔

"ہم کیڈٹ کو آرمی بیسڈ ہاسپٹل مہں ٹرانسفر کر رہے ہیں۔"

کرنل سر نے اطلاع دی اور چلے گئے۔

رشی کے کندھے سے گولی نکل چکی تھی گو کہ وہ اب خطرے سے باہر تھی پر ارمان کی پریشانی میں کمی نہیں آئی تھی۔

رشی کو آرمی بیس میں لے گے تو ارمان چھان بین کے لے نکل گیا۔

"میجر کیٹ ایسی حرکت بھی کر سکتی ہے۔"

ارمان الجھ گیا تھا۔

"کون ہو سکتا ہے۔۔۔۔؟"

New Era Magazine

سوچیں مسلسل ذہن میں گردش کررہیں تھیں۔

"میرا کوئی دشمن یا میجر کیٹ کا دشمن۔۔۔۔شاید میجر کیٹ سمجھ کے آیا ہو۔"

ارمان بہت الجھ گیا تھا۔

"خیر وہ اب محفوظ ہے۔"

ارمان نے ٹھنڈی سانس ہوا کے سپرد کی اور ساری سوچوں کو ذہن سے جھٹک کر مشن کے بارے میں سوچنے لگا۔

میجر کیٹ کا کچھ اتا پتہ نہیں تھا۔

سر پہ بندھی پٹی پر ہاتھ لگتے درد کی ایک لہر دوڑی تھی پر وہ ضبط کر گیا۔

وہ ایک آرمی آفیسر تھا کوئی مسئلہ اسکے وطن عزیز سے بڑھ کے نہیں ہو سکتا تھا۔

تیاری کیے وہ بارڈر کے ساتھ اس مشکوک علاقے میں پہنچ گیا۔

رات کی گہرائی کا سہارا لیے لوگ اپنے کالے کرتوں میں مگن ہو گئے تھے۔

بارڈر کے ساتھ ہلکی ہلکی روشنی دکھائی دی تو وہ الرٹ ہو گیا۔

بارڈر پار سے گاڑی کی ہیڈ لائٹس چمک رہیں تھیں۔ٹھیک اسی وقت ادھر سے بھی ایک جیپ نمودار ہوئی۔

گاؤں بارڈر سے چار کلو میٹر دور تھا۔

میجر ارمان گھنی جھاڑی کے پیچھے چھپے منظر کو دیکھ رہا تھا۔

دس منٹ کے اندر وہ لوگ اسلحہ لیے واپسی کے لے پلٹ گئے۔

New Era Magazine

میجر ارمان جھاڑی کی اوٹ سے نکلا اور جھکتے ہوئے آگے بڑھنے لگا۔

گاؤں کے ایک مکان کے آگے گاڑی رکی اور اسلحہ مکان کے اندر لے جایا گیا۔

حیرت کی بات تھی ایک کچے مکان میں اتنا اسلحہ کیسے چھپایا جا سکتا تھا۔

میجر ارمان صبح ہونے سے قبل لوٹ آیا اور ساری رپورٹ کرنل سر کے گوش گزری۔

میجر کیٹ آفس میں داخل ہوئی۔

اسلام و علیکم۔"وہ بیٹھتے ہوئے بولی۔

"سر ریڈ کر لیں گروہوں کو پکڑ بھی لیں تو وہ ہاتھ نہیں آئے گا جو اس سب کے پیچھے ہے۔۔۔سر یہ ہتھیار پچھلے مشن کی ہی کمپنی کے ہیں۔۔۔ہمیں شک ہے کہ اس سب کے پیچھے وہی ہے جو پہلے کر رہا تھا یعنی کے پچھلے گینگ کا سرغنہ ابھی اوارہ گھوم رہا ہے۔"

میجر ارمان تفصیلاً بولا۔

"ہمم۔"کرنل صاحب نے ہنکارا ابھرا۔

میجر کیٹ خودکش حملے کا ارادہ کینسل کیے مشن کی طرف متوجہ ہوگئی۔

مزید ڈسکشن کے بعد دونوں آفس سے نکل آئے،ان کا رخ سیکرٹ آفس کی طرف تھا۔

"ایم سوری میجر۔"میجر ارمان ملک چلتے ہوئے بولا۔

میجر کیٹ خاموش رہی۔

"لیکن مجھے آپ کا جنونی ہو جانا بلکل سمجھ نہیں آیا۔۔۔۔کیا آپ میری وائف کو پہلے سے جانتی ہیں۔"

ارمان سنجیدگی سے بول رہا تھا۔

''نہیں۔''

میجر کیٹ کا مخصوص کٹھیلا لہجہ۔

''پھر آپ نے انہیں شوٹ کیوں کرنا چاہا۔''

ارمان ملک سنجیدگی سے بولتے ہوئے رکا۔

''مطلب۔''کیٹ نا سمجھی سے رکی۔

''کل شام رشی کو کسی نے شوٹ کیا ہے، گولی اسکے کندھے پر لگی ہے اور دوسری مجھے چھو کر گزری ہے۔''

ارمان اسکی گرین لینز ڈ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

میجر کیٹ کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔

تب ہی ایک گاڑی ان کے پاس سے گزری اور دونوں پر فائر کھول دیے۔

دونوں نے جوابی فائرنگ شروع کردی گو کہ انہیں گولیاں لگ چکی تھیں۔

درخت کی اوٹ لیتے وہ جوابی فائرنگ کرنے لگے۔میجر کیٹ ہوش وہواس کھونے لگی تھی۔

ایک گولی اسکے بازو میں ایک ٹانگ میں اور دو پیٹ میں لگیں تھی۔

میجر ارمان کی ٹانگ میں دو گولیاں لگیں تھیں۔

سڑک پر رش کم تھا جو لوگ تھے وہ بھاگ چکے تھے۔

New Era Magazine

گاڑی پیچھے واپس آرہی تھی میجر ارمان نے بنا تاخیر کیے گاڑی کے ٹینکی پر فائر کیا اور ایک زوردار دھماکے سے گاڑی ہوا میں اڑی اور زمین بوس ہو گئی۔

اس دوران ایک مزید گولی میجر ارمان کے ہاتھ پر جا لگی۔

میجر کیٹ بے ہوش ہو چکی تھی۔

میجر ارمان نے درد سے آنکھیں میچیں۔

موبائل نکالے کرنل سر کو اطلاع دی اور زمین پر گر گیا۔

اسکی آنکھیں کھلی تھیں درد اتنا زیادہ تھا وہ حواس بحال نہیں رکھ پا رہا تھا۔

آہستہ آہستہ اسکی آنکھیں بند ہو گئیں۔

♡♡♡

فائنل پریڈ تھی سب بہت پر جوش تھے۔

سب کی نظر شہلا اور زیب النسا پر ٹکیں ہوئیں تھیں، کیونکہ وہی بیسٹ پرفامنس دے رہیں تھیں۔

شہلا نے سر جھٹکتے طنز سے نسا کو دیکھا۔

”یہاں تک تو آگئی ہو۔۔۔ لیکن مجھ سے آگے نہیں جا پاؤ گی۔“

شہلا نے زہر اگل ہی دیا۔

”ویٹس سی۔“

زیب النسا خوشدلی سے مسکرائی تو شہلا جی جان سے جل گئی۔

New Era Magazine

شہلا غصے سے وہاں سے چلی تو اسکا پیر مڑا اور وہ لڑکھڑا کے گر گئی۔

”ہائے اللہ جی“

درد کی شدت سے اسکی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔

آنسو درد سے نکلے تھے یا ہار کے ڈر سے وہی جانتی تھی۔

قسمت نے زیب النسا کے لیے میدان صاف کر دیا تھا۔

زیب النسا نے ماں کی خواہش پوری کی اور

”سورڈ آف آنر“ جیت لیا۔

وہ لیفٹیننٹ کے طور پر آرمی میں آ گئی۔

♡♡♡

”سر اس لڑکی کے ساتھ بھی وہی میجر تھا، جو اس دن اسکے ساتھ تھا۔“

فون کان سے لگائے اس آدمی کے لہجے میں واضح الجھن تھی۔

”کیا مطلب۔“

وہ ناسمجھی سے بولا۔

”سر معلوم نہیں یہ وہی لڑکی ہے جسے شوٹ کرنا تھا یا پہلے والی جسے گولی لگی تھی۔“

آدمی ہچکچاتے ہوئے بولا۔

”تم سے ایک کام بھی ڈھنگ سے نہیں ہوتا۔“

وہ غرایا۔

"ریلیکس یار۔"

وائن کا گلاس ٹیبل پہ رکھتے سہاہ پینٹ کوٹ میں ملبوس آدمی نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔

"کیسے ہو جاؤں ریلیکس شیوی وہ ہر بار بچ جاتی ہے۔"

موبائل فون کھینچ کے وائن سٹینڈ پہ مارا اور شیشے کا سٹینڈ چھن کی آواز سے ٹوٹا اسکے قدموں میں آبچھا۔

"آئی انڈر سٹینڈ۔"

شیوی وائن کے سپ لیتے ہوئے بولا۔

"دشمن کو ایسے مارنے میں کیا مزہ یار۔۔۔تڑ پاتڑ پا کا مارو۔۔۔۔۔سسکا سسکا کے مارو۔۔۔۔برباد کر کے مارو۔۔۔۔۔۔پھر مزہ آئے گا۔"

شیوی خباثت سے بولا۔

"وہ کبھی برباد نہیں ہو گی۔۔۔۔الٹا میں برباد ہو جاؤں گا۔۔۔۔۔اس نے پاکستان میں میری ساری ڈیلیز فیکٹریز ختم کر دیں۔۔۔۔پاکستان کو برباد کرنے کا خواب توڑ دیا۔۔۔۔۔ملین آف گنز کمپنیز کے اونر کے ساتھ ڈیل ہوئی تھی پاکستان کو دہشتگردی کا نشانہ بنانے کی انکا بلینز کی گنز اڑائی اس نے۔۔۔۔۔اور انہوں نے مجھے گینگ سے باہر کر دیا۔"

وہ تقریباً چلایا۔

"ون منٹ۔۔۔۔۔۔۔تمہارا مسئلہ پاکستان ہے یا وہ۔"

شیوی ناسمجھی سے بولا۔

”میں انٹر نیشنل گینگسٹر بننا چاہتا تھا، پاکستان دنیا کا وہ ملک ہے جس کے اندر زہریلے سانپ پلتے ہیں، اسلیے میں نے پاکستان کو ٹارگٹ کیا کہ ان سانپوں کا کھانا ڈال کے اپنا کام نکلواؤں گا۔۔۔ اسرائیلی ایجینسی موسادMossadاور انڈین Rawایجینسی نے پاکستان میں دہشتگردی پھیلانے کا کام مجھے سونپا اور بدلے میں ملینز آف گنز کے اونر کے گینگ میں شامل ہونے کا وعدہ کیا۔۔۔میں نے پاکستان میں کینڈیز کا کاروبار شروع کیا اور مزید دولت کمانے کے لیے ڈرگز کینڈیز میں ملانے لگا۔۔۔۔ کیونکہ ویسے ڈرگز بیچنا خاصہ مشکل کام تھا۔۔۔۔۔۔ وہ آرمی میں میجر تھی۔۔۔انہیں ناجانے کیسے پتہ چل گیا اور ہمیں خبر ہونے تک میری ساری فیکٹریز اور میرا اڈا اڑا دیا میرے رائٹ ہینڈ رونالڈو کو جیل میں ڈال دیا۔۔۔

کینڈیز کے ساتھ ساتھ میں گنز بھی بھیجنے لگا جب گنز کی ایک بڑی تعداد اڈے کے نیچے چھپائی گئی تھی، اس نے گرنیڈز لگائے اور سب ختم کر دیا۔

میلنز آف گنز جو مجھ پہ اعتبار کرنے لگے تھے، مجھے دودھ سے مکھی کی طرح نکال باہر کیا۔۔۔“

وہ بول رہا تھا اور نفرتوں کا جال اسکے چہرے پر بکھرا ہوا تھا۔

”اوہ تو یہ مسئلہ ہے۔۔۔۔۔۔۔ وہ لڑکی تمہاری ہار کا سبب بنی۔“

شیوی سر ہلاتے ہوئے دوسری بوتل کی طرف بڑھا۔

”نہیں۔۔۔۔۔ وہ میری پہلی دشمن ہے۔۔۔۔۔ میری ہر ہار کا سبب۔۔۔“

غصے سے مکا ٹیبل مارا۔

”مطلب۔“

New Era Magazine

شیوی نا سمجھی سے بولا۔

”چھوڑو اس بات کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پر مسئلہ یہ ہے ایک ہی شکل کی دو لڑکیاں ہیں۔“

وہ الجھتے ہوئے بولا۔

”جڑواں بہنیں ہو سکتیں ہیں۔“

شیوی نے تکا لگایا۔

”اونہوں۔۔۔۔۔۔اسکی کوئی بہن نہیں ہے۔“

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

”تمہیں کیسے پتہ وہ دو ہیں۔“

شیوی نے اسکے پر سوچ چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”ڈیک نے انکی فوٹیج بھیجی تھی، ہوٹل میں لڑتے ہوئے۔“

وہ اپنی پسندیدہ شراب کی بوتل کھولتے ہوئے بولا۔

”اوہ۔۔۔۔۔۔مجھے دکھاؤ۔۔۔۔کون ہے اتنی تیس مار خان جو تم سے قابو نہیں ہو رہی۔“

شیوی ہنستے ہوئے بولا۔

وہ اپنے لیپ ٹاپ کی طرف بڑھا۔

”یہ ہے میجر کیٹ۔۔۔۔۔۔۔پاکستان انٹر سروس انٹیلیجینس کی ہونہار اور قابل ایجینٹ۔“

لیپ ٹاپ پہ اسکی تصویر دیکھتے چبا چبا کر بولا۔

”واؤ۔۔۔۔۔واٹ آ گرل۔۔۔۔۔۔اتنی حسین۔“

شیوی کا منہ کھل گیا۔

اسے سخت غصہ آیا۔

"شٹ اپ۔"

وہ تلملا کے درشتی سے بولا۔

"اس کی شکل تم سے ملتی ہے۔"

شیوی بغور تصویر کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"اندھے ہو۔"

وہ لیپ ٹاپ سکرین پھینکتے ہوئے بولا۔

♡♡♡

شاہنواز صاحب کا بلڈ پریشر لو ہو گیا تھا جس کی وجہ سے وہ نیم بے ہوشی میں چلے گئے۔

عشرت بیگم کلینک پہنچیں تو وہ اٹھ رہے تھے۔

"کیا ہوا آپکو شاہنواز۔"

عشرت بیگم روہانسی ہو رہیں تھیں۔

"کچھ نہیں بس چکر آ گیا۔"

شاہنواز نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔

"میں انہیں گھر لے جا سکتی ہوں۔"

عشرت بیگم ڈاکٹر سے مخاطب ہوئیں۔

New Era Magazine

"جی۔۔۔ان کی خوراک کا خاص خیال رکھیں اور انہیں کوئی پریشانی نا ہو۔"

ڈاکٹر نے میڈیسن تھمائی اور چلا گیا۔

عشرت بیگم انہیں گھر لے آئیں۔

ہمسائے ان کی عیادت کے لیے آنے لگے۔

شاہنواز کو سخت کوفت ہوئی وہ اتنا بھی بیمار نہیں ہے جتنا لوگ سمجھ رہے تھے۔

♡♡♡

رشی کی ٹریننگ مکمل ہو چکی تھی، زخم بھرتے ہی اسے اندرون ملک مشن کے لیے بھیج دیا گیا۔

ارمان کے دیدار کی شدید خواہش دل میں دفن کیے وہ مشن پر چلی گئی،اسکے ساتھ کوئی نہیں تھا۔

ہینڈلر کی ہدایات پر اترتی وہ اپنی کارکردگی دکھا رہی تھی۔

یہ اسکا ٹیسٹڈ مشن تھا۔

"یس لیفٹیننٹ رشیکا التنسا یو آر سکسیڈ ان یور مشن۔"

ہینڈلر کی آواز پہ وہ مسکرائی اور بیس واپس آگئی۔

چار دن کے مشن میں اسکا جزبہ بڑھ چکا تھا۔

"سر میں اپنے ہزبینڈ سے مل سکتی ہوں۔"

میجر حارب سے مخاطب ہوئی۔

"نو۔۔۔۔کل آپ کو نیکسٹ مشن پر جانا ہے اسکی تیاری کریں۔"

New Era Magazine

میجر حارب نے منع کر دیا۔

وہ چہرہ لٹکائے ان کے آفس سے نکلی اور روم میں آ گئی۔

''میرے پاس انکی کوئی تصویر بھی نہیں ہے، موبائل بھی نہیں ہے۔''

بیڈ پر بیٹھتے دونوں بازو برابر بیڈ پر رکھے وہ سر جھکائے افسردہ سی بیٹھی تھی۔

''کل کے مشن کی تیاری کرنی ہے۔''

وہ میجر حارب کا آرڈر یاد آنے پر اٹھی۔

مشن کیا تھا اسے خود بھی پتہ نہیں تھا۔

''لیفٹیننٹ آپ کو سر حارب بلا رہے ہیں۔''

لیفٹیننٹ مریم اطلاع دے کر چلی گئی۔

''کم ان سر۔''

وہ مودبانداز میں بولی۔

آفس میں کرنل سر بھی موجود تھے۔

''یس کم ان۔''

''کرنل سر کو آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔''

میجر حارب پروفیشنل انداز میں بولے۔

''یس سر۔''

رشی انکی جانب متوجہ ہوئی۔

New Era Magazine

''لیفٹیننٹ رشیکا التنسا آپ اب آرمی کا حصہ ہیں،اور ایک آرمی آفیسر کے لیے سب سے پہلے سرزمین ہوتی ہے اسکے بعد کچھ اور ہوتا ہے۔''

کرنل صاحب چیئر سے اٹھ گئے۔

''یس سر۔''

رشی انکی تمہید کا مطلب سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

''اور ایک آفیسر کا اسکے اعصاب پر کنٹرول ہونا چاہیے۔''

کرنل صاحب اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے بولے۔

''لاسٹ ویک میجر ارمان ملک اور میجر کیٹ پر فائرنگ ہوئی تھی۔''

کرنل صاحب رشی کا چہرہ دیکھتے ہوئے بولے۔

اسکا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو، آنکھیں بھرا گئیں تھیں پر اسے خود پر ضبط کرنا تھا وہ آرمی کا حصہ تھی اسے مضبوط بننا تھا۔

''یس سر۔''

وہ مضبوط لہجے میں بولی گو کہ اندر تباہی مچ چکی تھی۔

اندر کے طوفان، شور چہرے پر عیاں تھا پر وہ چپ تھی۔

''گڈ۔''

کرنل صاحب مسکراتے ہوئے ایک سائیڈ سے نکل گئے۔

وہ پوچھنا چاہتی تھی وہ اب کیسے ہیں پر زبان تالو سے جا چپکی۔

کرنل صاحب کے جاتے اعصاب جواب دینے لگے۔

آنسو بند توڑتے بہہ نکلے۔

"بی بریو لیفٹیننٹ۔۔۔آپ ایک میجر کی وائف ہیں اور خود بھی آرمی آفیسر۔۔۔۔"

میجر حارب نرمی سے مخاطب ہوئے۔

"میں ایک عورت بھی ہوں سر۔"

رشی نے بھرائے لہجے میں کہا۔

"بھول جاؤ اس حقیقت کو کہ تم ایک عورت بھی ہو، یاد رکھو تو بس اتنا کہ تم آرمی سے جڑی ہو،

آرمی والوں کے احساس ملک و قوم کے لیے ہیں بس۔"

میجر حارب بولے تو اس نے بہتے آنسو صاف کیے۔

"میجر ارمان ملک بہت بہادر آفیسر ہیں۔۔۔آپ بس دعا کریں اللہ انہیں شفائے کاملہ عطا

فرمائیں۔"

میجر حارب کا نرم خو لہجہ شفقت سے بھرپور تھا۔

"آمین۔"

رشی نے ٹھنڈی سانس خارج کی۔

"اب جا کے ریسٹ کریں آپ کو کل جانا ہے نا۔"

میجر حارب نے کہا تو وہ "اوکے سر" کہتی نکل گئی۔

روم تک آتے وہ خود کو سنبھالنے کی ہر ممکن کوشش کر چکی تھی۔

New Era Magazine

صبح اسے مشن پر جانا تھا اور ساری رات اسکی جائے نماز پر ارمان ملک کی صحت مانگنے میں گزری تھی۔

رونے کی شدت اسکی خوبصورت آنکھوں میں سرخی بھر لائی تھی۔

وہ ہیڈ آفس میں میجر حارب کے سامنے کھڑی ڈیٹیلز سن رہی تھی۔

"لیفٹیننٹ رشیکا یہ آپ کا فزیکلی فٹنس مشن ہو گا۔"

میجر حارب اسکی سرخی میں گھلی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولے۔

"اوکے سر۔"

رشی پر اعتماد لہجے میں بولی۔

"یہ رہی لوکیشن۔۔۔۔۔"

میجر حارب نے میپ پر لوکیشن سمجھائی۔

رشی نے میپ کی لوکیشن کو مائینڈ میں فیڈ کر لیا۔

"گڈ لگ۔"

میجر حارب بولے۔

وہ "یس سر" کہتی مڑی تھی جب میجر حارب کی آواز پر رکی۔

"میجر ارمان ملک اب ٹھیک ہیں۔۔۔انہیں ایک منتھ کی لیو دے دی گئی ہے۔"

وہ یکلخت مڑی۔

"تھنکس سر۔"

New Era Magazine

مسکراتے ہوئے بولی، آنکھوں میں نمی گھل گئی تھی۔

''اب اپنے کام پر کنسنٹریٹ کریے گا۔''

میجر حارب مسکرائے تھے۔

♡♡♡

''ماما ایک بات پوچھوں۔''

امت النسا پلیٹ میں چاول نکالتے ہوئے بولی۔

''ہمم۔''

ماں نے ہمم پر اکتفا کیا۔

''بابا کے متعلق کچھ تو بتائیں۔۔۔۔میں انہیں ڈھونڈھ لوں گی۔''

وہ سنجیدگی سے بولی۔

ماں کا ہاتھ رک گیا۔

''میں نے منع کیا تھا امت النسا تمہیں اس ٹاپک پر بات کرنے سے۔''

سخت لہجے میں بولیں۔

''پر ماما۔''امت النسا بولنے لگی تھی۔

''پر کیا۔۔۔۔کیا میرا ساتھ کافی نہیں ہے تمہارے لیے۔''

ماں کی بھوری آنکھیں بھرنے لگیں تھیں۔

''وہ بات نہیں ہے ماما۔۔۔اگر بابا ہوتے تو واریش یوں بگڑتا نا۔۔۔۔۔''

New Era Magazine

امت النسا سر جھکائے بولی۔

''اس نے اپنے باپ کی ریت اپنائی ہے۔۔۔۔ چھوڑ جانے والی۔''

پلیٹ سائیڈ پر کھسکائے وہ دکھ سے کہہ گئیں۔

''آپ یہ مت سمجھیں مجھے میرے بابا کی کمی محسوس ہورہی ہے یا میرے دل میں انکی محبت جاگ گئی ہے۔''

وہ ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

''میں نے اپنی زندگی کے سولہ سالوں میں کسی مرد کو وفادار نہیں پایا، مجھے مرد ذات سے نفرت تھی ہے اور رہے گی۔۔۔۔ اور وہ انسان جو میرے بابا کا درجہ رکھتا ہے میری بے حساب نفرتوں کے عتاب پر ہے۔۔۔۔ وہ اسلیے نہیں کہ ہمیں تنہا کر گیے بلکہ اسلیے کہ اس نے آپکی زندگی میں زہر گھولا ہے۔۔۔۔''

امت النسا انتہائی سخت بے لچک لہجے میں بول رہی تھی۔

''یہ زہر جو ہماری صورت میں انہوں نے آپکی زندگی میں گھولا ہے ناماما۔۔۔۔ یہ ضرور انکی زندگی میں گھولوں گی۔۔۔۔ انہیں ہر اس تکلیف کا احساس دلاؤ ں گی جو آپ نے محسوس کی ہے۔۔۔۔۔ میں بدلہ لوں گی آپ کے ہر اس آنسو کا جس کی وہ وجہ بنے۔''

امت النسا کے لہجے کی درشتی اسکے اندر پنپتے لاوے کی عکاسی کر رہی تھی۔

ماں کا دل دہل گیا تھا۔

''امت النسا۔۔۔۔۔''

New Era Magazine

وہ حیرت سے اسکے چہرے کو تکنے لگیں۔

وہ سولہ سالہ امت النسا اپنی عمر سے اتنی بڑی کب ہو گئی جوان کی تکلیفیں سمجھنے لگی۔

"امت النسا اپنے غصے کی اس آگ پر قابو پاؤ۔۔۔۔۔یہ نا ہو کہ یہ آگ تمہیں جلا کے بھسم کر دے۔"

انکی آنکھیں بہنے لگیں تھیں۔

"میں اس آگ کو کیسے بجھادوں جس کو آپ کے آنسو تیل کی طرح بھڑکا دیتے ہیں مما۔۔۔۔جب سے ہوش سنبھالا ہے آپکو یونہی خاموشی سے سسکتے دیکھا ہے۔۔۔جب جب آپکو تکلیف میں دیکھا ہے مما میرے اندر چنگاریاں بھڑک کے شعلوں کا روپ دھار لیتی ہیں۔۔۔۔۔دس سال سے دیکھ رہی ہوں آپکو۔۔۔۔۔نفرتیں شدت اختیار کر گئیں ہیں میری اس زمانے کے لیے۔۔۔۔دل کرتا ہے مما آگ لگادوں اس سماج کو، سماج کے تکبر کو انکے غروروں اور انکی بے طرح چلنے والی زبانوں کو جو کسی کا سکون برباد کر کے انہیں روح تک گھائل کر دیتی ہیں۔۔۔۔مما مجھے بابا سے ہی نہیں اس سماج سے بھی انتہائی نفرت ہے۔۔۔۔میں آپ کے ہر آنسو کا حساب لوں گی۔۔۔انہوں نے میری دنیا کو میری ماں میری جنت کا رلایا ہے۔"

امت النسا کی سوچ اسکے حساس ہونے کی گہری عکاس تھی۔

جس امت النسا کو وہ بچی سمجھ رہیں تھیں وہ بچی نہیں رہی تھی۔

New Era Magazine

"جو غصے کی آگ ہوتی ہے وہ جلد یا بدیر بجھ ہی جاتی ہے، پر نفرت کے شعلے سے بھڑکتی آگ تب تک نہیں بجھتی جب تک وہ کسی کو جلا بھسم نا کر دے۔"

امت النسا ٹیبل سے برتن اٹھانے لگی تھی۔

"امت النسا وعدہ کرو میرے ساتھ تم اپنی نفرت کے اسے بے لگام جنون کا غلط استعمال نہیں کرو گی۔"

ماں اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی۔

"ماما جنون صحیح یا غلط کو نہیں مانتا، یہ جس سمت کا تعین کر لے وہی اسکی منزل ہو جاتی ہے۔"

وہ ہاتھ چھڑواتے ہوئے برتن لیے کچن میں چلی گئی۔

"میں کیا کروں۔"

ماں سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھ گئیں۔

"میرے لیے مزید پریشانیاں مت پیدا کرو امت النسا۔"

ماں روتے ہوئے بولیں۔

امت النسا کچن سے دوڑتے ہوئے آئی۔

"مما آپ روؤیں تو مت۔"

امت النسا کو شرمندگی ہونے لگی۔

"میں وعدہ کرتی ہوں آپکی خوشی کی خلاف ایک قدم نہیں اٹھاؤ ں گی۔"

امت النسا ان کے ہاتھ تھامے بولی۔

New Era Magazine

"پکا وعدہ۔"

ماں کی آنکھوں میں چمک آگئی۔

"جی۔"

امت النسا مسکرائی۔

ماں نے اسے خود میں بھینچ لیا۔

♡♡♡

اسکی آنکھیں کھلی تو سفید چھت نظر آئی۔

اسنے اپنا ہاتھ اٹھایا جس پہ بینڈیج ہوئی تھی۔

درد کا احساس ہوا اور وہ مکمل ہوش میں آگیا۔

"میجر ارمان آپ ہوش میں آگئے۔"

نرس مسکراتے ہوئے بولی تو وہ بھی جواباً ہلکا سا مسکرایا۔

"میں کرنل سر کو انفارم کردوں۔"

تھوڑی دیر بعد وہ لوٹی تو کرنل سر اس کے ہمراہ تھے۔

"کیسے ہو میجر۔"

کرنل سر بیٹھتے ہوئے مسکرائے۔

"ٹھیک ہوں سر۔"

ارمان نے اٹھنے کی کوشش کی۔

New Era Magazine

"لیٹے رہو۔"

کرنل سر بولے تو اسنے اٹھنے کی کوشش ترک کی۔

"کچھ سمجھ نہیں آ رہی سر کون لوگ ہیں وہ جو ہمیں شوٹ کر رہے ہیں۔"

میجر ارمان نے پریشانی سے کہا۔

"ان کا نشانہ میجر کیٹ لگ رہی ہے۔"

کرنل صاحب بولے۔

"اس دن بھی میجر کیٹ سمجھ کر رشی پر فائر کیا گیا تھا۔"

میجر ارمان نے کہا۔

"لگ تو یہی رہا ہے۔۔۔۔میجر کیٹ کو زیادہ گولیاں لگی ہیں۔۔۔وہ ابھی تک ہوش میں نہیں آئیں۔"

کرنل صاحب پریشان لگ رہے تھے۔

"اوہ۔۔۔سر ہم تو اون دی مشن تھے۔"

ارمان پریشان کن لہجے میں بولا۔

"مشن کے لیے کیپٹنز کو بھیج دیا گیا ہے، تمہیں اک ماہ کی چھٹی دے دی گئی ہے۔"

کرنل سر بولے۔

"پر سر میں جلد ریکور کر لوں گا۔"

ارمان اٹھتے ہوئے بولا۔

"تمہیں تین گولیاں لگی ہیں۔"

کرنل سر نے یاد دلایا۔

"یہ تین گولیاں میری ہمت نہیں توڑ سکتیں سر۔۔۔۔۔۔"

ارمان نے کہا تو کرنل صاحب مسکرائے۔

"اچھی طرح صحت یاب ہو جاؤ پھر جوائن کر لینا۔"

کرنل صاحب حکمیہ لہجے میں بولے تو ارمان بے بس ہو گیا۔

"سر کیا میں بیک پہ کام کر سکتا ہوں۔"

ارمان نے کہا تو کرنل صاحب نے نفی میں سر ہلایا۔

"تم نہیں سدھرو گے۔"

کرنل صاحب بولے۔

"دشمنوں کے لیے میں کبھی نہیں سدھرنا چاہتا سر۔"

ارمان مضبوط لہجے میں بولا۔

"پلیز سر۔"

ارمان نے التجا کی۔

"اوکے تم کر سکتے ہو۔"

کرنل صاحب نے اجازت دے دی۔

ارمان کھل کے مسکرایا۔

New Era Magazine

میجر کیٹ آئی سی یو میں زندگی موت سے لڑ رہی تھی۔

کرنل صاحب نے دکھ سے اس بہادر لڑکی کو دیکھا جو تن تنہا زندگی سے لڑتی آ رہی تھی۔

میجر کیٹ انہیں اپنی بیٹی کی طرح عزیز تھی۔

"کوئی اچھی خبر۔"

کرنل صاحب ڈاکٹر کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔

"سر بلڈ بہت بہہ چکا تھا، جس کی وجہ سے میجر کی ول پاور زیرو ہو گئی تھی، اسلیے ریکوور نہیں کر پا رہیں۔"

ڈاکٹر نے کہا تو کرنل صاحب نے سر ہلایا۔

"آؤٹ آف ڈینجر تو ہے ناں۔۔۔۔ قومہ وغیرہ کا خطرہ تو نہیں ہے۔"

کرنل صاحب نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا سر۔"

ڈاکٹر نے حقیقت پسندی سے کام لیا۔

"میجر کیٹ پاکستان کا قیمتی سرمایا ہے، انہیں ہر حال میں ہوش میں آنا چاہیے۔"

کرنل صاحب کہتے ہوئے نکل گئے۔

ڈاکٹر نے چت لیٹے میجر کے وجود کو دیکھا اور اسکا تفصیلی چیک اپ کرنے لگا۔

♡♡♡

وہ نماز ادا کر رہیں تھیں جب دروازے پر بیل بجی۔

انکے سلام پھیرنے تک بیل مسلسل بجتی جا رہی تھی۔

وہ جائے نماز سے اٹھیں اور چپل پیروں میں اڑستیں تیز تیز قدموں سے دروازے کی جانب چل دیں۔

"بھئی آ رہی ہوں۔"

وہ زور سے بولیں تو بیل بند ہو گئی۔

دروازہ کھولتے وہ سکتے میں آ گئیں۔

آرمی کے یونیفارم میں ملبوس سر پر کیپ لیے کندھے پر بیگ ڈالے۔ایک سائیڈ پہ پاک آرمی لکھا ہوا تھا تو دوسری جانب "زیب النسا"

"لیفٹیننٹ زیب النسا میم۔"

زیب النسا آرمی سٹائل میں سلیوٹ کرتے ہوئے بولی۔

ہادیہ نے اسے خود میں بھینچ لیا۔

"میری بچی تم نے اپنے بابا کا خواب پورا کیا۔"

وہ گلوگیر لہجے میں بولی۔

"آپ پریڈ میں کیوں نہیں آئیں مما۔۔۔۔۔"

زیب النسا منہ بسورتے ہوئے بولی۔

"میری طبعیت ٹھیک نہیں تھی بچے۔"

New Era Magazine

وہ اسکے بال سہلاتے ہوئے بولیں۔

"مما آپ کی خواہش تھی نا میں سورڈ آف آنر جیتوں۔۔۔آپ کی یہ خواہش بھی پوری ہو گئی۔"

وہ خوش ہوتے ہوئے بولی۔

"اللہ تجھے ڈھیروں کامیابیاں دیں۔"

وہ اسکی پیشانی چومتے ہوئے بولیں۔

"تم فریش ہو جاؤ میں کھانے کو کچھ بناتی ہوں۔"

وہ پیار بھرے لہجے میں بولیں۔

"مما سپائسی سی میکرونی بنایئے گا پلیز۔"

زیب النسا مزے سے بولی۔

"چکن لانا پڑے گا۔۔۔چلو میں منگواتی ہوں۔"

ہادیہ بولتے ہوئے باہر گئیں اور ہمسائے کے لڑکے کو پیسے دے آئیں۔

میکرونی کی چیزیں ریڈی کرتے چکن آ گیا تھا۔

زیب کے لیے مزیدار سی میکرونی تیار کی۔

اتنے میں وہ فریش ہو کے آ گئی۔

وائٹ پرنٹڈ ٹی شرٹ اور بلیک جینز پہنے بھورے بال گیلے ہو کر چپکے سے بیٹھے تھے۔

میکرونی دیکھ اسکا منہ بھر آیا۔

New Era Magazine

"اوہ مائی سویٹ مام۔۔۔۔۔"

وہ ان سے لپٹ کر لاڈلے انداز میں بولی۔

"آپکو پتہ ہے کتنا مس کیا میں نے میکرونی کو۔"

وہ چمچ بھر کے منہ میں ڈالتے ہوئے بولی۔

"اور میں نے اپنی جان کو بہت مس کیا۔"

ہادیہ ممتا سے چور لہجے میں بولیں۔

"می ٹو مما۔"

وہ محبت سے بولی۔

♡♡♡

دوپہر کا وقت تھا، سورج سوا نیزے پر تھا، گلی بلکل خالی تھی، اسکا ٹارگٹ گلی کا پانچواں گھر تھا۔

اس نے حلیہ چینج کیا اور ایک غبارے بیچنے والے غبارے لیے اور گلی میں چل دی۔

اسکے غباروں میں چھپے حساس ہیڈ فونز ہر آواز کو ریکارڈ کر رہے تھے۔

گلی کا چکر لگانے کے بعد وہ ایک خالی مکان میں آ گئی۔

ہیڈ فونز سے آواز سننے لگی پر گھر کے اندر کوئی ہلچل نظر نہیں آ رہی تھی۔

اندر کتنے لوگ تھے اسکے لیے یہ جاننا بہت ضروری تھا۔

حلیہ درست کیے وہ لوگوں کی نظروں سے بچتی سامنے والے گھروں کے اوپر سے اس گھر کے سامنے آ بیٹھی۔

دور بین لگائے گھر کا جائزہ لینے لگی۔

مشن اسکی سوچ سے زیادہ مشکل لگ رہا تھا۔

اندر جانے کا کوئی راستہ نظر نہیں آرہا تھا۔

اب جو بھی ہوتا اسے ہر حال میں اندر جانا تھا۔

وہ اسی راستے واپس گئی اور اس طرف کے مکانوں کی چھتیں عبور کرتی ٹارگٹ پر آگئی۔

اس گھر سے اسے ایک ہارڈ ڈسک اٹھانی تھی۔

پسٹل لوڈ کیے وہ گھر کی چھت پہ آگئی۔

آہستہ آہستہ سیڑھیاں اترتے وہ نیچے آئی تو آدمیوں کے ہنسنے کی آواز آئی وہ الرٹ ہو گئی۔

اچانک وہ چاروں آدمی سامنے آ گئے۔

اس سے پہلے کے رشی فائر کرتی ایک نے چالاکی سے رشی کے ہاتھ پہ وار کیا اور پسٹل گر گیا جسے

دوسرے نے جھپٹ کے اٹھا لیا۔

رشی کا دل اچھل کے حلق میں آگیا۔

ارمان کی بتائی گئی تکنیکس دماغ میں دوہرائی اور میدان میں اتر آئی۔

ایک آدمی نے اسکے منہ پہ وار کیا اسنے سرعت سے اس کا ہاتھ پکڑا اور بازو مروڑے پہ درپہ

اسکے منہ وار کیے اور کھینچ کے دیوار میں دے مارا۔

New Era Magazine

دوسرا آدمی بھاگتا ہوا اسکی طرف آیا رشی نے پہلے آدمی کو کھینچ کے دوسرے میں دے مارا اور دونوں جا گرے رشی نے اچھل کے پہلے کے پیٹ پہ چھلانگ لگائی اور اس طرف سے آتے آدمی کے اوپر جا گری اور انتہائی برق رفتاری سے اسے منہ پہ پنچ دے مارے۔

اس کے ہاتھوں کی تیزی ان پر بھاری پڑ رہی تھی۔

رشی کے انداز میں چائینیز ٹچ تھا۔

وہ آدمی کافی ٹرینڈ لگ رہے تھے۔

پہلے آدمی نے اس کے منہ پر پنچ مارا اور وہ زمین پر جا گری۔اسکے ناک سے خون نکل آیا اور ہونٹ پھٹ گیا۔

دوسرے نے اسے کھینچ کے اٹھایا اور بازو مروڑ کے پیچھے لگا دیا۔

رشی نے خود کو ڈھیلا چھوڑ دیا اسکی پاور کم ہو رہی تھی۔

''بس اتنی ہمت تھی۔''

تیسرا آدمی طنزاً ہنسا۔

رشی کا خون کھول گیا۔

اس آدمی کی گرفت جیسے ہی ہلکی ہوئی رشی ہو میں اچھلی اور دونوں پیر اسکے گھٹنوں پہ پوری قوت سے دے مارے اور خود چھوٹ کے سامنے والے کے پیٹ میں ٹانگ ماری اور سر پکڑ کے گھٹنے پر مارا اسکے ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔رشی نے اسے دیوار میں مارا اسکے سر سے ابلتا خون کا فوارا اسکے بیکار ہونے کا عندیہ تھا

اور پچھلے کے گھٹنے ٹوٹ گیے تھے۔

دوسرے دو آدمی اس پر جھپٹ پڑے تھے۔

رشی پوری قوت سے لڑ رہی تھی۔

دو آدمی اب لڑنے کے قابل نہیں رہے تھے۔

وہ ان دونوں آدمیوں کی فائٹ سے بچتی انکی پاور ویک کر رہی تھی۔

حیرت کی بات یہ تھی اس گھر کے سیکنڈ فلور صحن میں کچھ بھی ایسا نہیں تھا جو انہیں مار سکتی۔

وہ پچھلے دونوں سے پاور فل لگ رہے تھے۔

انہیں پلیننگ سے ہی زیر کیا جا سکتا تھا۔

رشی ونڈو کی جانب دوڑی اور ایک قدم ونڈو کی ریلنگ پہ رکھے دوسرا دیوار پر رکھے قلابازی کے انداز میں اوپر سے الٹتی ہوئی پیچھے کو آئی اور اس آدمی کو دھکا لگائے ونڈو سے نیچے گرا دیا۔

ایک آدمی رہ گیا تھا اور وہ تھک چکی تھی پر تھکن سے زیادہ اسکے لیے مشن امپورٹینٹ تھا۔

اسے وہ ہارڈ ڈسک اٹھانی تھی بس۔

ایک آدمی کو وہ فائٹ سے گرا سکتی تھی۔

اس کی آنکھ کے پاس گہرا نیل پڑ گیا تھا۔

وہ فائٹ کے انداز میں اسکے سامنے آ گئی۔

"اسے فائٹ سے زیر نہیں کر سکتی۔۔۔۔رشی ڈو سم چالاکیز۔"

خود سے بولتے وہ برق رفتاری سے بڑھی اور پہ در پہ کئی وار اسکے منہ پر کیے جن سے وہ بچ نکلا۔

New Era Magazine

اسنے وار کیا تو رشی اسکے مضبوط بازو سے لگتی اسکے گردن سے پکڑا اسے نیچے گرا دیا اور اسکی گردن کی ابھرتی رگیں پکڑ لیں۔

وہ آدمی مسلسل اس پہ وار کر رہا تھا جب سانس گھٹنے لگی تو رشی کے ہاتھ ہٹانے کی ہر ممکن کوشش کی۔

اسکی آنکھیں ابل آئیں اور وہ بے ہوش ہو گیا۔

رشی نے چھوڑا اور لڑکھڑاتی ہوئی نیچے کی جانب بھاگی۔

نیچے سارے کمرے چیک کیے ایک کمرہ لاکڈ تھا، اس نے دروازہ توڑنے کی ہر ممکن کوشش کی پھر لاک توڑنے کی پر نا دروازہ ٹوٹا نا لاک۔

پولیس کا سائرن سنتے اسکی جان نکل گئی۔

وہ جلدی سے اوپر بھاگی اور پسٹل ڈھونڈ کے نیچے آئی۔

گلی میں بھاری بوٹوں کی آواز سنتے اسکے ہاتھ کانپنے لگے تھے۔

جیسے ہی گیٹ بجا رشی نے فائر کیا اور اندر گھس گئی۔

کمپیوٹر پڑا دیکھ اس نے سارا کچھ نیچے گرایا۔

گیٹ زور زور سے بج رہا تھا۔

رشی کے حواس سلب ہونے لگے۔

اس نے سی پی کو اٹھایا اور اوپر کی جانب دوڑ لگا دی۔

پولیس نے گیٹ کا لاک کھول لیا۔ وہ سیڑھیاں چڑھ رہی تھی جب پولیس کی نظر اس پر پڑی۔

New Era Magazine

رشی نے سی پی یو زمین پر مارا سی پی یو نہیں ٹوٹا تو اسنے جلدی سے اٹھایا اور اوپر کی جانب بڑھ گئی۔

نیچے پولیس اسکے پیچھے فائرنگ کر رہی تھی۔

رشی نے پچھلے گھر کی چھت پہ سی پی یو پھینکا جو ٹوٹ کے بکھر گیا۔

پیچھے سے فائر ہوا تو رشی کود گئی۔

ہارڈسک اٹھائی اور اور چھتیں پھلانگتی دوڑنے لگی۔

اسے سمت کا اندازہ بلکل بھی اندازہ نہیں ہو رہا تھا۔

ایک گولی اسکے بازو کو چھوتی نکل گئی۔

درد سے کراہتے رشی ایک دیوار کی اوٹ میں ہوتے فائر کرنے لگی۔

اسکے پیچھے دو آدمی تھے۔

پسٹل میں ساری تین گولیاں تھیں۔

رشی نیچے گلی میں کود گئی اور انکی نظروں سے بچتی ایک گھر میں چھپ گئی۔

ہاتھ سے بہتا خون اور اٹھتا درد اسکی پاور کم کر رہا تھا۔

وہ بری طرح زخمی ہو چکی تھی۔

گھٹنے کہنیاں چھل چکیں تھیں، جسم پر بے شمار خراشیں آئیں تھیں۔آنکھ پر پڑا گہرا نیل درد ہونے لگا تھا۔

رشی نے قمیض کے دامن سے خون دبا کر رکھا تو درد کی ایک شدید لہر پورے وجود میں سرائیت کر گئی،اسکی گرفت ڈھیلی ہو گئی۔

New Era Magazine

"آہ۔"

آنکھیں میچے وہ درد کو برداشت کرنے کی ہر ممکن سعی کر رہی تھی۔

وہ جس گھر میں چھپی تھی وہ شاید خالی تھا، صحن میں چھوٹے چھوٹے جھاڑی نما پودے اگے ہوئے تھے، رشی نے زمین سے مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور رستے خون پر دبا کر رکھا، تھوڑی دیر تک خون بند ہو گیا تھا۔

خون ملی مٹی زخم پہ چپک گئی تھی۔

اچانک فائرنگ کی آواز گونجی تو رشی دہل گئی۔

عجیب محلہ تھا جہاں اسے کسی ہی گھر میں کوئی نظر آیا ورنہ عموماً گھر خالی تھے۔

فائرنگ کی آواز گونج رہی تھی۔

اس نے آسمان کی طرف دیکھا، شام کے سائے پھیل رہے تھے، کچھ ہی دیر میں رات اپنے پنکھ پھیلانے والی تھی۔

"رات ہوتے نکلوں گی۔"

آسمان کی سمت دیکھتے بولی۔

گولیوں کی تڑتڑاہٹ بند ہو چکی تھی۔

♡♡♡

"میرا دل بہت گھبراتا ہے شاہنواز صاحب۔۔۔۔رشی نے پلٹ کے فون بھی نہیں کیا مہینہ ہونے کو آیا ہے۔"

عشرت نے بیگم اداسی سے کہا۔

"مصروف ہو گی بچی۔"

شاہنواز صاحب نے دلاسا دیا۔

"ایسی بھی کیا مصروفیت۔۔۔۔جو ماں باپ ہی بھول جائیں۔۔۔۔۔ہماری کونسا دس اولادیں ہیں۔"

وہ بھری بیٹھیں تھیں۔

"رمضان بھی شروع ہونے والا ہے۔"

ان کی آنکھیں بہنے لگیں تھیں۔

"تم خود فون کر لو۔"

شاہنواز بولے۔

"نمبر بند ہے اسکا۔"

وہ مایوسی سے آنسو پونچھتے ہوئے بولیں۔

"ارمان کو کر لو پھر"

شاہنواز صاحب بولے۔

"اسکا بھی بند ہے۔"

وہ سر تھامے پریشانی سے بولیں۔

"یہ تو انتہائی غیر زمہ دارانہ حرکت ہے۔"

وہ بھی پریشان ہو گئے تھے۔

"اللہ خیر کرے گا۔۔۔۔فوجیوں کی زندگی ہوتی ہی ایسی ہے۔"

وہ آسمان کی سمت دیکھتے ہوئے بولے۔

♡♡♡♡

گلی میں گاڑی رکی اور دو سولجرز میجر ارمان کو تھامے گاڑی سے نکلے،ٹانگ میں گولیوں کی وجہ سے وہ چل نہیں پا رہا تھا۔

دروازہ بجایا تو کوثر خاتون نے دروازہ کھولا۔

"ارمان میرا بچہ۔۔۔۔"

وہ والہانہ انداز میں اس سے لپٹ گئیں۔

"اسلام و علیکم۔"

سولجرز نے ادب سے سلام کیا۔

"وعلیکم سلام۔"

کوثر خاتون نے جواب دیا۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔۔" وہ ارمان کو دیکھ کر بولیں

"اندر تو آنے دیں امی۔"

ارمان مسکرایا۔

"وہ ایک طرف ہٹ گئیں۔

New Era Magazine

سولجرز ارمان کو لیے اندر داخل ہوئے اور چارپائی پہ بٹھادیا۔

سولجر نے ارمان کا بازو والا دوبارہ گلے میں بندھے پلاسٹر سٹرپ میں ڈال دیا۔

کوثر خاتون چائے بنانے چلی گئیں۔

چائے پی کر سولجرز چلے گئے۔

"کیا ہوا ہے بیٹا۔"

کوثر خاتون نے پریشانی سے پوچھا۔

"کچھ نہیں بس دو گولیاں لگی ہیں ٹانگ میں۔"

ارمان نے مسکرا کر جواب دیا۔

"آپ کی دعائیں ہیں میرے ساتھ امی جان تو مجھے کچھ ہو سکتا ہے بھلا۔"

ارمان نے محبت سے ان کا ہاتھ دبایا۔

"ارمان تم میرے اکلوتے بیٹے ہو۔"

دکھ سے انکی آنکھیں بھر آئیں۔

"امی جان میں ٹھیک ہوں۔"

ارمان بوکھلا گیا تھا۔

"میرا بچہ۔۔۔۔ میرے جینے کا سہارا تم ہی ہو۔"

وہ اسے گلے سے لگائے رو دیں۔

"آپ بھی امی۔"

New Era Magazine

ارمان نے انہیں اپنے حصار میں لے لیا۔

”رشی کیسی ہے۔“

رشی کا یاد آنے پر وہ پوچھنے لگیں۔

”ٹھیک ہے وہ امی۔“

ارمان نظریں جھکائے بولا۔

دل میں ایک ہوک سی اٹھی تھی۔

”مجھے اسے آرمی میں نہیں لے جانا چاہیے تھا۔“

وہ سوچنے لگا تھا۔

”وہ کب آئے گی۔؟“

وہ اسکے بال سہلاتے ہوئے بولیں۔

”پتہ نہیں۔“

انکی گود میں سر رکھتے وہ بولا۔

”کیا مطلب ہے پتہ نہیں۔۔۔۔۔رمضان آرہا ہے۔۔۔پہلا رمضان ہے شادی کے بعد

۔۔۔۔کچھ دن تو ساتھ گزار لیتے ہم۔“

وہ خفگی سے بولیں۔

”امی وہ مشن پر ہے۔۔۔۔شاید نا آسکے۔“

ارمان مدھم لہجے میں بولا۔

New Era Magazine

"ادھر میری طرف دیکھو۔"

اس کا چہرہ اپنی طرف موڑا۔

"مجھے نہیں پتہ وہ کہاں ہے، کیسی ہے، کس حال میں ہے۔۔۔۔۔زندہ بھی ہے یا۔۔۔۔۔۔"

جملہ ادھورا چھوڑے وہ آنکھیں موند گیا۔

"جیسے تمہیں دکھ ہوا ہے، ایسے ہی ہر ماں کو دکھ ہوتا ہے پریشانی ہوتی ہے ارمان۔"

وہ اس کی پیشانی چومتے ہوئے بولیں۔

"دعا کرو وہ جہاں بھی ہو خیریت سے ہو۔"

محبت سے بولیں تھیں۔

ارمان کو ماں کے آغوش میں سکون سا مل گیا تھا۔

♡♡♡

کچن میں کافی بکھیرا پھیلا ہوا تھا، ایک طرف کچھ ڈبے بھر بھر کے رکھے ہوئے تھے اور دوسری طرف چولہے پر میکرونی بن رہی تھی۔

ایک سائیڈ پہ وہ سیب ہاتھ میں لیے کھاتے ہوئے باتیں کر رہی تھی۔

"امی بس بھی کریں اب۔۔۔۔میں ڈیوٹی پہ جا رہی ہوں نا کہ سسرال کا معارکہ سر کرنے کو مجھے ڈبے بھر بھر کے دے رہیں ہیں۔"

زیب النسا خفا ہوتے ہوئے بولی۔

"طاقت ہو گی تو تمہیں کچھ مشکل نہیں لگے گا۔"

New Era Magazine

وہ بنا اسکی بات کا رد عمل دکھائے سکون سے بولیں۔

"وہ تو ہے۔۔۔"

وہ ان کا پوائنٹ سمجھ گئی۔

"بابا کو بھی ایسے ہی بنا کے دیتی تھیں۔"

زیب النسا شرارت سے بولی۔

"ہاں بلکل۔۔۔۔وہ بھی تمہاری طرح نخرے دکھا دکھا کے لے جایا کرتے تھے۔"

ہادیہ ہنستے ہوئے بولیں۔

یادوں کی ہوا آنکھوں میں نمی لے آئی۔

زندگی کے کچھ پل کچھ لمحے اتنے خوبصورت ہوتے ہیں کہ ان کے چلے جانے کا غم عموماً آنکھوں میں نمی لے آتا ہے۔

"اچھا۔۔۔میکرونی بن گئی۔"

وہ چمچ چلاتے ہوئے بولی۔

"ہاں بن گئی۔۔۔تم بیٹھو میں دیتی ہوں۔"

وہ کام وہیں چھوڑے میکرونی کہ طرف متوجہ ہو گئیں۔

پلیٹ میں میکرونی ڈال کے اسکے آگے رکھی اور ساتھ میں کیچپ بھی۔

زیب النسا مزے سے کھانے لگی۔

آج اسکی چھٹی ختم تھی اور اسے واپس جانا تھا۔

کھانا کھاتے وہ مسلسل باتیں کررہی تھی۔

کھانے سے فارغ ہو کر وہ تیار ہوئی اور اپنی منزل کی جانب چل دی۔

ہادیہ بیگم کا دل اداس ہو گیا تھا، جتنے دن وہ گھر رہی تھی ان کا دل بہلائے رکھتی تھے۔

♡♡♡♡

رات نے اپنے پنکھ پھیلائے اور ہر ذی روح اندھیرے میں گم ہوتی چلی گئی۔

وہ آہستگی سے چوکنا ہو کر نکلی اور اندھیرے میں دیوار کے ساتھ ساتھ چلتی محلے سے نکل گئی۔

اس کا رخ ہیڈ آفس کی جانب تھا۔

ہیڈ آفس پہنچی تھی کہ میجر حارب کے ساتھ کرنل سر بھی بیٹھے تھے۔

"سر مشن کمپلیٹڈ۔"

رشی نے ہارڈ ڈسک انہیں تھمائی۔

"گڈ جاب لیفٹیننٹ۔"

میجر حارب نے ڈسک سی پی یو سے کنیکٹ کی اور ایل ای ڈی پر گھر کے سیکنڈ فلور کی فوٹیج شو ہونے لگی۔

ایل ای ڈی پر رشی کی فائٹ شو ہو رہی تھی۔

"سر اس ہارڈ ڈسک میں تو کچھ بھی نہیں ہے۔"

رشی پریشانی سے گویا ہوئی۔

New Era Magazine

"تمہارا مشن یہی تھا ان آدمیوں سے بچ کر نکلنا اور ہارڈ ڈسک لانا۔"

کرنل صاحب بولے۔

"یہ فائٹ اور تکنیکس تو میجر ارمان کی ہیں نا۔"

کرنل صاحب اسکی فائٹ دیکھتے ہوئے بولے۔

"یس سر۔۔۔۔انہوں نے ہی سکھائی ہے مجھے۔"

رشی نے اثبات میں سر ہلایا۔

"نیکسٹ سٹیپ آپکو میجر کیٹ کے ساتھ فائٹ کرنا تھا، بٹ شی از ان آئی سی یو۔"

کرنل صاحب بولے۔

"ٹیک ریسٹ اینڈ پریپیر یور سیلف فار نیکسٹ مشن۔"

میجر حارب نے کہا تو رشی آفس سے نکل گئی۔

"سر لیفٹیننٹ رشیکا نے بیسٹ پرفارم کیا ہے۔"

میجر حارب متاثر لگ رہا تھا۔

"اسکی ٹریننگ اور بھی سخت کر دو تا کہ اسے کسی دوسرے کی ضرورت نا پڑے۔"

کرنل صاحب بولے اور دوسرے مشن کو ڈسکس کرنے لگے۔

♡♡♡

میجر کیٹ کے چت لیٹے وجود میں زرا بھی جنبش نہیں تھی، ڈاکٹرز اسکے قومہ میں چلے جانے کی وجہ سے خوفزدہ تھے۔

New Era Magazine

کرنل صاحب نے سختی سے آرڈر دیے تھے۔

OOO

"امت النسا۔"

ماں کمرے میں داخل ہوئیں۔

"جی ماما۔۔۔"

وہ لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹائے انکی جانب متوجہ ہوئی۔

"تمہارا میٹرک کا رزلٹ آگیا ہے،اب آرمی میں اپلائے کردو۔"

ماں جھجکتے ہوئے بولیں۔

امت النساان کی جھجھک محسوس کرچکی تھی۔

"کردیا ہے۔"مسکرا کے بولی۔

"سچ۔"

وہ بے یقین ہوئیں۔

"جی ماما سچ۔۔۔۔آپکی خوشی اور خواہش سے بڑھ کے کچھ بھی نہیں میرے لیے۔"

وہ ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی اور محبت وعقیدت سے چوم لیا۔

"مجھے تم پہ فخر ہے امت النسا۔"

وہ اسے گلے لگاتے ہوئے بولیں۔

"یہی بات اریش کو کھٹکتی ہے۔"

New Era Magazine

امت النسانے کہاتوماں ک چہرے پر افسر دگی چھا گئی۔

”پتہ نہیں کہاں کمی رہ گئی۔۔۔۔جو وہ ایسا ہو گیا، ضدی خود سر بد دماغ۔“

دکھ اور افسر دگی کے ملے جلے تاثرات لیے چہرہ پریشانی کی تصویر بن گیا۔

”چھوڑیں۔۔۔۔۔میں جو آپکے فخر کا باعث۔“

وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

مسکراتے ہوئے اسکے حسن کو جیسے چار چاند لگ گئے تھے، بھوری آنکھیں کھل اٹھیں تھیں، پتلی سی ناک اور ہلکے گلابی لب، جو مسکرانا شاید جرم سمجھتے تھے۔

”ہنستی رہا کرو۔۔۔۔۔اچھی لگتی ہو۔“

وہ پیار سے بولیں۔

”ہنسنے کا وقت نہیں مما۔۔۔۔۔جب وقت آئے گا کھل کے ہنسوں گی۔“

وہ لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہوئی۔

”تب تک میں نا رہی تو۔“

وہ بغور اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے بولیں۔

”اللہ نا کرے مما۔“

وہ دہل گئی تھی۔

”ایک آرمی آفیسر کو ہر طرح کے حالات میں جزبات پہ قابو رکھنا ہوتا ہے۔۔۔۔۔اور تمہارا بلکل بھی نہیں ہے۔“

New Era Magazine

وہ ایک ٹیوٹر کی طرح بولیں۔

"آپ جہاں بھی ہو نگی میری کھلکھلاہٹوں کی گونج آپ تک ضرور پہنچے گی۔"

خود کو قابو کرتے اس نے لہجے کو مضبوط بنالیا۔

"گڈ۔"

وہ اسکی پیٹھ تھپکتی کمرے سے نکل گئیں۔

♡♡♡♡

ہر سو پانی ہی پانی تھا، پانی میں ڈوبتے لوگ مسلسل مدد کے لیے پکار رہے تھے، پاکستان کی بہادر فوج بھاگ بھاگ کر ہر مدد کے لیے بڑھے ہاتھ کو تھام رہی تھی۔

زیب النسا کی ڈیوٹی بھی اسی جگہ لگی تھی۔

زاہرہ آباد کے اس علاقے کے مکینوں کو محفوظ جگہ پہنچائے، انہیں کھانا فراہم کیا جارہا تھا۔

"آپ آرام کرلیں تھک گئی ہو نگی۔"

وہ ضعیف لوگوں کو چیک اپ کروا رہی تھی جب مردانہ آواز پر مڑی۔

"پاک آرمی کے نوجوان تھکنے لگے تو ہو گئی عوام کی امیدیں پوری۔"

نارمل سے لہجے میں مسکرا کر بولی۔

"ہمم گڈ۔۔۔" مقابل متاثر کن لہجے میں بولا۔

"کھانا کھالیں انہیں میں دیکھ لیتا ہوں۔"

وہ اسے زبردستی کھانا کھانے بھیج چکا تھا۔

زیب النسا نے کھانا کھایا اور میڈیکل کیمپ کی طرف آئی۔

"ہیلو۔"

وہ اسِ دیکھتے مسکرایا۔

"ہائے۔"

زیب جواباً مسکرائی۔

"میں کیپٹن شاہنواز احمد۔"

وہ مسکرا کر و لے۔

"لیفٹیننٹ زیب النسا۔"

زیب نے اپنا تعاف کروایا۔

"آپکی عوام سے محبت پسند آئی۔"

کیپٹن شانواز نے سراہتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔"

زیب مسکرائی۔

رات کی چاندنی میں وہ لوگ کافی دیر باتیں کرتے رہے۔

شاہنواز کا تعلق لاہور سے تھا۔اسکی ایک بہن تھی جو دوسرے شہر اپنے شوہر کے ساتھ مقیم تھی،ماں کا انتقال ہو چکا تھا،والد ابھی حیات تھے۔

New Era Magazine

لیفٹیننٹ زیب النسا کا روپ اور من کی خوبصورتی ان کے دل کو بھا گئی تھی، یہ بھانا دھیرے دھیرے محبت کا رنگ پکڑتا گیا اور دونوں پور پور محبت کے سمندر میں بھیگتے چلے گئے۔

قسمت کے کھیل نرالے ہوتے ہیں، پر وہ کب جانتی تھے قسمت ایسے بھی ستم کرتی ہے، محبت میں ایسے بھی رسوائی ملتی ہے، اپنے ایسے بھی ساتھ چھوڑتے ہیں۔۔۔۔ نقاب ایسے بھی الٹتے ہیں۔۔۔ تنہائی کے سفر ایسے ہی کانٹوں سے بھرے ہوتے ہیں۔

♡♡♡♡

"کیا خبر ہے وہ لڑکی میجر ہی ہے یا دوسری ہے۔"

راکنگ چیر پر جھولتے فون کان سے لگائے سگریٹ کا کش لگا کہ دھواں ہوا میں چھوڑ رہا تھا۔

"سر وہ دونوں ہی غائب ہیں۔"

سپیکر سے ابھرتی آواز میں کافی گھبراہٹ تھی۔

"کیا مطلب۔۔۔؟"

وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"سر مجھے لگتا ہے جسے پہلے گولی لگی تھی، وہ مر گئی ہے اور۔۔۔۔"

آدمی مزید گھبراتے ہوئے بولا۔

"اور جسے اب شوٹ کیا ہے۔"

درشتی سے اسکی بات کاٹی۔

"وہ فوج کے قبضے میں ہے۔۔۔ وہاں تک جانا ممکن نہیں۔"

New Era Magazine

وہ لرزتی آواز میں بولا۔

"اور وہ میجر ارمان۔۔۔؟"

اب کی بار لہجہ تھوڑا مدھم تھا۔

"وہ اپنے گھر چلا گیا ہے۔"

وہ آدمی بھی کچھ نارمل ہوا۔

"دوسری لڑکی کی معلومات نکالو۔۔۔۔کیا رشتہ ہے اسکا اس سے۔۔۔۔"

حکمیہ لہجے میں کہتے فون بند کر دیا۔

"وہ لڑکی کون ہو سکتی ہے۔۔۔۔؟؟"

کرسی چھوڑ کے کمرے کے چکر لگانے لگا۔

"وہ میری بہن نہیں ہو سکتی۔۔۔۔؟؟"

ڈریسنگ ٹیبل پر جھکے وہ بڑبڑایا۔

"نہیں۔۔۔۔۔۔ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔۔ورنہ میں بے خبر کیسے رہتا۔"

سگریٹ کے کش پہ کش لگاتا وہ کشمکش میں لگ رہا تھا۔

"ایک مصیبت کم تھی جو دوسری تیار ہو گئی۔۔۔۔"

وہ جھلا گیا۔

سگریٹ ایش ٹرے میں پٹختے وہ پھر سے سوچنے لگا۔

New Era Magazine

گہری بھوری آنکھیں، بھورے بال اور بھوری ہی مونچھیں، ہلکی ہلکی بھوری شیو۔۔۔۔ایشین سپیدی لیے رنگت وائٹ شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس چہرے پر کشمکش اور الجھنوں کا گہرا جال تھا، آنکھیں غیر مرئی نقطے پر ٹکائے وہ عمیق سوچ میں گم تھا۔

OOO

(جاری ہے)

Next Episode will be posted soon on new era magazine

New Era Magazine

**نوٹ**

محبت فرض ہے تم پہ کیا پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

**تعاون کا طلبگار**

**ادارہ (نیو ایرا میگزین)**

New Era Magazine